تکویر

سورہ نمبر 81

تنزیلی نمبر 16

آیات 29

پارہ 30

مکی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورہ تکویر / کورت

فضیلت سورہ تکویر

📖 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت کی رسوائی سے اسے اپنی پناہ میں رکھے گا جس دن اس کا نامہ عمل نشر کیا جائے گا اور جو بھی آشوبِ چشم والے شخص یا جس کی آنکھوں سے زخم کے سبب پانی بہہ رہا ہو پر پڑھے گا تو حکمِ خدا سے وہ صحت یاب ہوجائے گا۔ (خصوصیات و فوائد قرآن)

وقتِ نزول

✎ سورہ تکویر میں آپ ﷺ پر مجنون کے الزام کا ذکر ہے، اور جبرئیل کا ذکر ہے، قیامت کا ذکر ہے، اور چھوٹی بچیوں کو زندہ دفنانے کا ذکر ہے۔ اب میرا خیال یہ ہے کہ شروع کی 5 سورتیں کے نزول کے بعد، کچھ اس طرح کی سورتیں نازل ہوئی ہوں گی، جس میں صرف اللہ کی قدرت کا ذکر ہے (جیسے سورہ اعلٰی، شمس، و لیل)۔ پر شمس لیل کے ساتھ ضحیٰ و المنشرح کا ذکر بھی ساتھ میں آتا ہے، تو شاید سورہ تکویر اس کے بعد نازل ہوئی ہو؟

✎ جب قیامت کا ذکر آئے گا تو پھر حقیقی معنٰی میں انذار شروع ہوتا ہے۔

ستاروں کی موت

1۔ اِذَا الشَّمۡسُ كُوِّرَتۡ ﴿۱﴾

جب سورج لپیٹ لیا جائے گا۔

(جالندھری)

قیامت کب آئیگی؟ واللہ اعلم، پر سائنسی اعتبار سے کسی ستارے کی موت کیسے آتی ہے؟ یا سورج کیسے لپیٹا جائیگا؟

اس مناسبت سے کیا حقیقی قیامت تب آئے گی، جب سورج لپیٹ لیا جائے گا؟

ہر ستارہ اپنی حجم اور mass کے حساب سے مختلف طریقے سے مرتا ہے۔ زیادہ بڑے ستارے supernova ہوتے، جو کائنات کا ایک بہت بڑا عمل ہے، پر چھوٹے ستارے جیسے ہمارا سورج ہے آہستہ آہستہ بڑے ہوتے جاتے اور اتنے بڑے ہوجاتے کہ انہیں Red Giant کہا جاتا۔ اور سائنسی کلکیولیشن کے مطابق ہمارا سورج آنے والے 5 ارب سالوں میں ریڈ جائنٹ بن جائیگا اور اتنا بڑا ہوجائیگا کہ ہماری زمین تک نگل لیگا۔ جب ایسا ہوگا بالآخر باہر کی گیسس والا حصہ بکھر جائیگا، اور اندر کا کور core سکڑ جائیگا۔ اس موت کو planetary nebula کہتے، اور اندر کا کور جو سکڑ کر چھوٹا اور ٹھنڈا رہ جائیگا، وہ پھر white dwarf star کہلائے گا۔ (کیا بعید ہے کہ اندر کے کور کے سکڑنے سے مراد لپیٹنا ہو۔ واللہ اعلم)

🔭 What is a Planetary Nebula?

🔹 **Definition:**

A **planetary nebula** is the **expanding, luminous cloud of ionized gas** expelled by a **dying red giant star** when it runs out of fuel.

🔬 How It Forms:

1. **Low- to medium-mass star (like the Sun)** burns hydrogen in its core.
2. When the hydrogen runs out, it expands into a **red giant**.
3. Eventually, the outer layers of the star **blow off into space**.
4. The hot core (now a **white dwarf**) emits strong UV radiation.
5. This radiation **ionizes** the ejected gas, causing it to **glow** brightly — that glowing gas is the **planetary nebula**.

🌞 When will the Sun Die? | Space

Our star will grow to be larger than we can imagine — so large that it will envelope the inner planets, including Earth. That's when the sun will become a *red giant*, which it will remain for about a billion years.

Then, the hydrogen in that outer core will deplete, leaving an abundance of helium. That element will then fuse into heavier elements, like oxygen and carbon, in reactions that don't emit as much energy. Once all the helium disappears, the forces of gravity will take over, and the sun will shrink into a *white dwarf*. All the outer material will dissipate, leaving behind a *planetary nebula.* (**When will the sun die? | Space**)

✏ **رفتہ رفتہ سورج کی عمر بڑھنے سے وہ بڑا اور گرم ہوتا چلا جائے گا، اور ایک وقت آئیگا کہ یہ اتنا بڑا ہوجائیگا کہ زمین کے قریب پہنچ جائے گا اور سارے سمندروں کا پانی، اس کی تپش سے گرم ہوکر بھاپ بن کے اُڑ جائے گا، زمین بنجر ہوجائیگی، اور زمین کچھ ایسی ہوجائیگی جیسے آج کا سیارہ زہرہ/Venus!**

🕮 This means that as the sun ages, it gets steadily brighter. The dinosaurs knew a dimmer sun than we see today, and in as little as a few hundred million years, Earth will get too hot to handle.

Our atmosphere will get stripped away. Our oceans will evaporate. For awhile, we'll look something like Venus, locked in a choking, carbon dioxide atmosphere.

🤷 And then it gets worse. (Will our solar system survive the death of our sun? | Space)

📖 سورج کے لپیٹنے جانے سے مقصود یہ ہے کہ اس کی کرنیں جو ہر طرف پھیلی ہوئی روشنی پھیلاتی ہیں سب سمیٹ کر اس کے حرم میں محدود ہوجائیں گے تو چاروں طرف تاریکی چھاجائے گی۔ (فصل الخطاب)

✎ مفسر فصل الخطاب نے بھی یہی بات کہی ہے۔ یعنی Planetary Nebula کی ڈفینیشن میں سورج کی روشنی سمیٹ کر اس کے کور تک محدود ہوجائے گی۔ (یعنی جب وہ red giant بن کر white dwarf بن جائیگا) اور پھر اس طرح ہمارے سورج کو موت آجائے گی۔ اور اس طرح ہمارہ نظامِ شمسی بھی ختم ہوجائے گا۔

2۔ وَ اِذَا النُّجُوۡمُ انۡکَدَرَتۡ ۪﴿۲﴾

اور جب ستارے ماند پڑجائیں گے۔

— بیان القرآن (ڈاکٹر اسرار احمد)

✎ کیونکہ ہماری کائنات خود مسلسل روشنی کی رفتارسے پھیل رہی ہے، اور جب "شمس" "کورت" ہوجائے گا تو یہ وہ وقت ہوگا جب ہر ستارہ دوسرے ستارہ سے، ایک گیلیکگسی دوسری گیلیکگسی سے اتنی دور چلی جائیگی کہ انکی روشنی پہنچ

نہیں پائیگی۔ انکی روشنی ہم تک نہ پہنچنے کی وجہ سے ستارے آہستہ آہستہ ماند پڑجائیں گے۔ اور ہم دوبارہ ان ستاروں کو کبھی نہیں دیکھ پائیگے۔ کیوں کہ انسان کا خلائی علم صرف روشنی کی رفتار سے ماخوذ ہے، اور جب کائنات روشنی کی رفتار سے پھیل رہی ہو تو ایک بار حدسے باہر ہونے کے بعد ہم ان تک کبھی پہنچ نہیں سکتے۔ بشرطیکہ ہم روشنی کی رفتار سے زیادہ تیز چلنے والی ٹیکنالاجی دریافت کرلیں۔ (اظھر)

3۔ وَ اِذَا الۡجِبَالُ سُیِّرَتۡ ﴿۳﴾

اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔

(بلاغ القرآن)

وَاِذَا الۡبِحَارُ فُجِّرَتۡ ۳ (انفطار، 82:3)

وَتَكُوۡنُ الۡجِبَالُ كَالۡعِهۡنِ الۡمَنۡفُوۡشِ ۵ (قارعه، 101:5)

پہاڑوں کا چلنا، یا پہاڑوں کا اون بن کر اڑھنا، اُس وقت بھی ممکن ہوسکتا ہے جب دنیا پر وسیع پیمانے پر ایٹمی بم/نیوکلیئر انرجی استعمال کی جائے۔ اس صورت میں بھی زمین تباہ برباد ہوسکتی ہے۔ اس مناسبت سے پہلی دو آیتوں کا معنیٰ یہ نکلتا ہے کہ ایٹمی تباہی سے جو وسیع پیمانے پر گردوغبار آسمان میں اٹھتا ہے وہ سورج کی روشنی کو ڈھانک لیتا ہے۔ "شمس کورت" ، اور اسی طرح رات کو ستارے بھی نظر نہیں آتے " نجوم انکدرت"۔ ... یعنی قیامت کے لیے ہمیں زیادہ دور جانے کی ضرورت نہیں کہ 5 ارب سال کا انتظار کریں جب

سورج کو طبعی موت آئے، پر اٹامک انرجی استعمال کے استعمال سے یہ وقت فورا ابھی بھی آسکتا ہے۔

🌍 ایٹمی بم / ایٹامک انرجی سے دنیا کی تباہی — کیسے؟

ایٹمی ہتھیاروں کے بڑے پیمانے پر استعمال سے جو سب سے زیادہ خطرناک اثر پیدا ہوتا ہے، وہ ہے:

🔥 Nuclear Winter (ایٹمی سرما) کیا ہوتا ہے؟

- اگر بہت سے ایٹمی بم شہروں یا جنگلات پر گرائے جائیں:
- تو بے پناہ آگ لگتی ہے 🔥
- لاکھوں ٹن **دھواں، راکھ، اور گرد** فضا میں بلند ہو کر **بالائی فضا (stratosphere)** تک پہنچ جاتے ہیں
- یہ دھواں مہینوں یا سالوں تک سورج کی روشنی کو **زمین تک آنے سے روک سکتا ہے**

🌞 کیا سورج کی روشنی زمین پر نہیں پڑے گی؟

✅ **ہاں، یہ ممکن ہے** — (ماڈلنگ اور سائنس دانوں کے تجربات کے مطابق **یہ ہو چکا ہے**)

- دھوئیں کی تہہ فضا میں سورج کی روشنی کو reflect یا absorb کر لیتی ہے
- نتیجہ:
  - دن میں **شدید اندھیرا یا دھند جیسا ماحول**
  - **درجہ حرارت میں زبردست کمی** (global cooling)
  - **فصلیں اگنا بند**
  - **خوراک کی قلت** اور **قحط**

❗ یہ عمل "ایٹمی سرما" کہلاتا ہے اور **دنیا کے ماحولیاتی نظام کو تباہ کر سکتا ہے**

🌌 کیا رات کو ستارے نظر نہیں آئیں گے؟

✅ **زیادہ امکان ہے کہ نہیں آئیں گے۔ کیوں؟**

- وہی گرد و غبار، دھواں اور راکھ:
  - نہ صرف سورج کی روشنی بلکہ **رات کو ستاروں کی روشنی** کو بھی روک سکتی ہے
  - جیسے کہ **آلودہ شہروں** میں آسمان نظر نہیں آتا، ویسے ہی ایٹمی سرما کے دوران پوری زمین پر آسمان چھپ جائے گا

مثال کے طور پر سوچیں:

- ایٹمی جنگ کے بعد 100 سے زائد بڑے شہر جلیں
- ہر شہر سے 1-5 میگاٹن کاربن دھواں فضا میں جائے
- سائنسدانوں کے مطابق:
- 150ملین ٹن کاربن دھواں = 7-10 سال کا اندھیرا + درجہ حرارت 10-20 °C کم
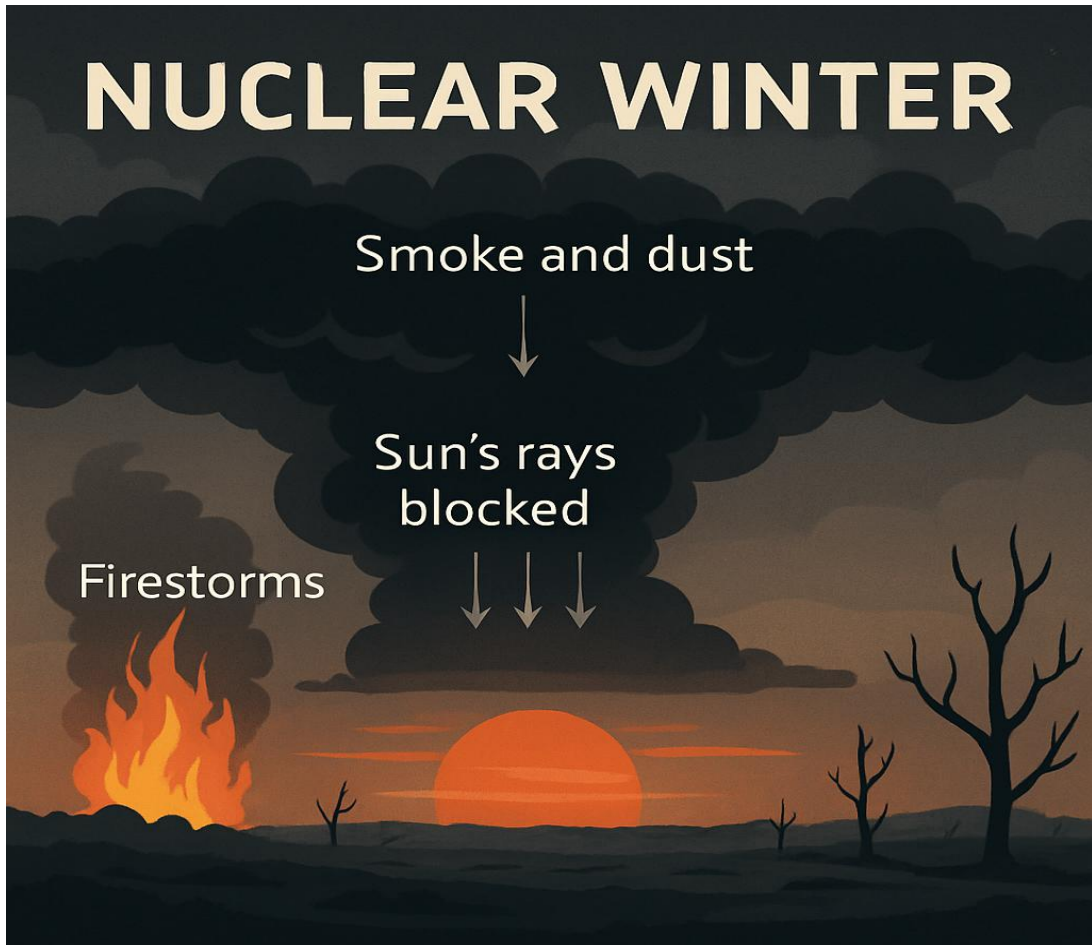
4۔ وَ اِذَا الۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ ﴿۴﴾

اور جب دس مہینہ کی حاملہ اونٹنیاں تنہا چھوڑ دی جائیں گی۔

(اظهر)

جب اونٹنی بچہ دینے والی ہو اور اس کا تھن بھی دودھ سے بھرا ہوا ہو، زمان نزول قرآن میں لوگوں کے لیے یہ نفیس ترین دولت شمار ہوتی تھی۔ ایسے نفیس اموال بھی اس وقت ناقابل اعتنا ہو جائیں گے۔ (کوثر)

جب تک انسان اس دنیا پر قابض بنا بیٹھا ہے، تب تک دنیا کی ہر قیمتی چیز پر اپنہ قبضہ جما بیٹھا ہے۔ آج کے دور میں یہ سوچنا بھی مشکل ہے کہ کوئی اونٹ، یا گھوڑا یا بکری آپ کو آوارہ پھرتی نظر آئے اور کوئی اس پر اپنا حق نہ جمائے۔

پر جب وہ وقت آئے گا تو دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں بھی یا تو چھوڑ دی جائیں گی، یعنی لوگوں کو اب پرواہ نہیں (وہ زیادہ بڑے مسئلے میں پھنسے ہوئے ہیں)۔ یا شاید apocalypse کے بعد آوارہ گھوم رہی ہوں گی، اور کوئی حق جمانے والا باقی نہ رہے گا۔

5۔ وَ اِذَا الۡوُحُوۡشُ حُشِرَتۡ ﴿۵﴾

اور جب وحشی جانور اکھٹے کرے جائیں گے۔

(بلاغ القرآن)

✎ ایٹمی تباہی / Atomic Apocalyptic کے تناظرے میں جب دنیا کے کئی خطہ آگ کی لپیٹ میں ہوں گے، اور کئی دوسرے خطوں میں Downfall کی وجہ سے سانس لینا تک مشکل ہوجائے گا۔ اور نیوکلیئر ونٹر اور radiation الگ سے مسئلہ ہوگا... ایسی صورت میں سارے وحشی جانور اُن علاقوں کی طرف دوڑ لگائیں گے جو ابھی کچھ رہنے کے لائق ہوں گے، جہاں نقصان کا اثر کم ہو، اور جہاں پانی ہوگا۔ اس food chain میں پرائمری ہوں یا سیکنڈری یا ٹرشری، اِس وقت تو اپنے survival کے لیے سب اکٹھا ہوجائیں گے، کیونکہ رہنے کے لائق اور کوئی جگہ ہی نہیں۔

? یہاں ایک چھوٹا سوال درپیش ہے...

اگر "شمس کورت" سے سورج کی موت مراد لیں، تو سائنسی اعتبار سے اس میں 5 ارب سال لگنے ہیں۔ اور ایسے ہی کائنات کے پھیلنے سے ستاروں/گیلیکسی کا ایک دوسرے سے دور ہونے میں کہ روشنی ختم ہوجائے، یہ اربوں سالوں کی بات ہے۔ تو کیا انسان تب تک زندہ ہوگا؟ کہ وہ اپنی اونٹنیوں کو آوارہ چھوڑ دے؟

یقینا قیامت کا علم تہ اللہ ہی کو ہے، پر انسان اسکے کلام میں دی گئی نشانیوں پر غور و فکر تو کر سکتا ہے۔

وَالَّذِينَ اِذَا ذُكِّرُوا بِاٰيٰتِ رَبِّهِم لَم يَخِرُّوا عَلَيهَا صُمًّا وَّعُميَانًا (25:73)

اور وہ لوگ جنہیں ان کے رب کی آیات کے ذریعے نصیحت کی جائے تو وہ اس پر اندھے اور بہرے بن کر نہیں گرتے۔

ویسے تو انسان کی موت ہی اُس کی اصل قیامت ہے۔ باقی تو زمان و مکان کی گیم ہے، چاہے تو خدا اربوں سالوں کو ایک لحظے میں کسی کے لیے سمیٹ لے، چاہے تو اور بڑھا دے(کیونکہ Time is relative) اور اگر میں سمجھ لوں اگر موت کے بعد عالم برزخ کو خدا میرے لیے چند لمحوں تک کردے (جو کہ نیک لوگوں کے لیے ایک پازیٹو چیز ہے) تو پھر قیامت مجھ سے اتنی ہی دور ہے جتنی موت!۔

بہرحال، اربوں سالوں والی بات بعید از عقل ہے، کیونکہ جو مخلوق سب سے لمبے عرصہ تک زندہ رہی، وہ ڈائناسار تھی (بیکٹریا، ہارس شو، شارک اور کاکروچ کے بعد)، پر وہ بھی 16 کروڑ (160 million) سال تک ہی رہے۔ جبکہ نبی مکرمﷺ کا بھی قول ہے کہ میں اور قیامت اس طرح ہیں جس طرح دو ملی ہوئی انگلیاں۔ اس لیے انسان کا اربوں سالوں تک چلنا محال سا ہے۔

6۔ وَ اِذَا الۡبِحَارُ سُجِّرَتۡ ﴿۶﴾

اور جب سمندر بھڑکا دیے جائیں گے۔

(فی ظلل القرآن)

﴿ وَ اَخۡرَجَتِ الۡاَرۡضُ اَثۡقَالَہَا ﴿۲﴾ (۹۹ زلزال: ۲)

اور زمین اپنا بوجھ نکال دے گی۔

یَوۡمَ تُبَدَّلُ الۡاَرۡضُ غَیۡرَ الۡاَرۡضِ۔۔۔ (۱۴ ابراہیم: ۴۸)

جب یہ زمین کسی اور زمین سے بدل دی جائے گی۔

پانی میں آگ لگنا کوئی اچنبھے کی بات نہیں ہے۔ خاص طور پر جب آج کے دور میں کئی Ocean-Mining یا Deep-Sea-Mining سمندروں کے اوپر بنے ہوئے ہیں۔ کوئی ایٹم بم اگر پانی کے اوپر گرے، یا کسی بھی نامناسب واقعہ کی صورت میں ان آئل مائننگ سیٹلمینٹس کو آگ پکڑ لے، تو پھر یقینا بول سکتے " سمندر بھڑکا دیے جائیں گے۔"

نفوس زوجت

7۔ وَ اِذَا النُّفُوۡسُ زُوِّجَتۡ ﴿۷﴾

اور جب جانیں (جسموں سے) جوڑ دی جائیں گی۔

(بلاغ القرآن)

اُحۡشُرُوا الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا وَ اَزۡوَاجَہُمۡ (صافات، 37:22)

"تو آنکھیں نیچی کئے ہوئے قبروں سے نکل پڑیں گے گویا بکھری ہوئی ٹڈیاں" (قمر، 54:7)

"قَالُوۡا یٰوَیۡلَنَا مَنۡۢ بَعَثَنَا مِنۡ مَّرۡقَدِنَاۜ" (یس، 36:52)

یعنی آیت 6 تک قیامت برپا ہونے کے منظر ہیں، اور آیت 7 سے اب دوبارہ مبعوث ہوکر حساب کتاب کا منظر ہے۔

ممکن ہے کہ اس سے مراد جانوں کو جسموں سے جوڑ دینا ہو اور ممکن ہے مراد یہ ہو کہ مومن مومن سے اور کافر کافر کے ساتھ جوڑ دیے جائیں گے۔

نفوس کو جسموں یا اپنے اپنے ہم خیالوں سے جوڑ دیا جائے گا۔ اصحاب یمین، اصحاب یمین کے ساتھ۔ صالح، صالح کے ساتھ۔

اصحاب شمال، اصحاب شمال کے ساتھ کر دیئے جائیں گے۔
(تفسیر کوثر)

✎ یہ خیال لگ بھگ سب مفسرین نے پیش کیا ہے کہ جانیں جوڑ دی جائیں گی مطلب مومن مومن کے ساتھ کافر کافر کے ساتھ... پر پہلی تفسیر زیادہ مناسبت معلوم ہوتی کہ جانیں جسموں کے ساتھ ملا دی جائیں‌گی۔ یعنی مُردے اپنے جسموں کے ساتھ زندہ ہوجائیں گے اور کہیں گے:

قَالُوا يٰوَيلَنَا مَنۢ بَعَثَنَا مِن مَّرقَدِنَاۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحمٰنُ وَصَدَقَ المُرسَلُونَ ٥٢ (یٰس)

کہیں گے، ہائے افسوس ہم پر! ہمیں ہمارے مرقدوں سے کس نے اٹھایا؟ یہ وہی رحمٰن کا وعدہ ہے اور مرسلون سچے تھے۔

✎ ایک بات قابلِ غور ہے کہ یہاں لفظ "نفس" استعمال ہوا ہے، نفس جوڑ دیے جائیں گے۔ نہ کہ روح۔ پر یہ بات بھی ہے کہ قرآن میں نفس و روح کئی مقامات پر ایک ہی معنی میں آتا ہے۔ اور عین ممکن ہے زیادہ باریک بینی سے "روح" کا معاملہ کچھ الگ ہو، پر انسان کی حیاتی "نفس" تک محدود ہے۔

اور پورے قرآن میں جب موت کا ذکر آتا ہے تو مترجمین "روح قبض کرنا"، لکھتے ہیں، پر اصـــل متن میں، "موت"، یا "وفات" لفظ استعمال ہوتا ہے، جب انکو موت آتی، یا جب وہ وفات پاتے۔ زیادہ سے زیادہ کہیں آتا ہے تو یہی پھر "نفس" آتا ہے جیسے:

اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الاَنفُسَ حِینَ مَوتِھَا... (زمر، 39:42)

اللہ ہی وفات دیتا ہے جانوں کو ان کی موت کے وقت۔

8۔ وَ اِذَا الۡمَوۡءٗدَۃُ سُئِلَتۡ ﴿۸﴾

اور جب زندہ درگور لڑکی سے پوچھا جائے گا۔

(بلاغ القرآن)

9۔ بِاَیِّ ذَنۡۢبٍ قُتِلَتۡ ﴿۹﴾

کہ وہ کس گناہ میں ماری گئی ؟

(بلاغ القرآن)

📖 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے:

مَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ اَوْ ثَلَاثَ اَخَوَاتٍ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ فَقِیلَ یَا رَسُولَ اللہِ وَ اثْنَتَیْنِ فَقَالَ وَ اثْنَتَیْنِ فَقِیلَ یَا رَسُـــولَ اللہِ وَ وَاحِدَۃً فَقَالَ وَ وَاحِدَۃً۔ (الکافی ۶: ۶ باب فضل البنات)

جس شـــخص نے تین بیٹیوں یا تین بہنوں کی پرورش کی اس کے لیے جنت واجب ہے۔ عرض کیا گیا: یا رســـول اللہ! اگر دو ہوں فرمایا اگرچہ دو ہوں عرض کیا گیا یا رســـول اللہ! اگر ایک ہو فرمایا اگرچہ ایک ہو۔ (کوثر)

✎ یہ فعل اُن عربوں کا اُس دورِ جاہلیت کا خاص فسـاد تھا۔ جس کے چند وجوہات مفسر کوثر نے پیش کیے:

📖 i۔ ان بچیوں کا پالنا بوجھ سـمجھا جاتا تھا چونکہ یہ لڑکوں کی طرح کما نہیں سکتیں۔

ii۔ بیٹیاں لڑائیوں میں کام نہیں آتیں، الٹا ان کی حفاظت کرنا پڑتی ہے۔

iii۔ مختلف قبائلی حملوں میں لڑکیوں کو لونڈیاں بنایا جاتا یا فروخت کر دیا جاتا تھا۔ (کوثر)

📖 اس میں اہل عرب کو یہ احسـاس دلایا گیا ہے کہ جاہلیت نے ان کو اخلاقی پسـتی کی کس انتہا پر پہنچا دیا ہے کہ وہ اپنی ہی اولاد کو اپنے ہاتھوں زندہ درگور کرتے ہیں، پھر بھی انہیں اصـرار ہے کہ اپنی اسـی جاہلیت پر قائم رہیں گے اور اس اصـلاح کو قبول نہ کریں گے۔۔ (تفہیم القرآن / مودودی)

10۔ وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ ﴿۱۰﴾

اور جب اعمال نامے کھول دیے جائیں گے۔

(بلاغ القرآن)

اِقۡرَاۡ کِتٰبَکَ ؕ کَفٰی بِنَفۡسِکَ الۡیَوۡمَ عَلَیۡکَ حَسِیۡبًا ؕ﴿۱۴﴾ (اسراء، 17:14)

پڑھ اپنا نامۂ اعمال! آج اپنے حساب کے لیے تو خود ہی کافی ہے۔

11- وَ اِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتۡ ﴿۱۱﴾

اور جب آسمان کا پردہ ہٹا دیا جائے گا۔

(فی ظلل القرآن)

12- وَ اِذَا الۡجَحِیۡمُ سُعِّرَتۡ ﴿۱۲﴾

اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی۔

(بلاغ القرآن)

13- وَ اِذَا الۡجَنَّةُ اُزۡلِفَتۡ ﴿۱۳﴾

اور جب جنت قریب لے آئی جائے گی۔

(فی ظلل القرآن)

Andromeda Milkyway Collisions

ویسے تو ان سب باتوں کا واللہ اعلم، پر ایک خیال یہ بھی ہے کہ جب زمین کی سطح پر قیامت آجائے گی، تو اللہ تعالٰی ایک عرصہ دراز تک اس زمین کو اپنے حال پر چھوڑ دیں گے، ... یعنی کوئی 5 ارب سال تک، جب ہمارا سورج بھی مرجائے گا اور نظامِ شمسی بھی ختم ہوجائے گا۔ اب جیسا کہ کائنات پھیل رہی ہے، ایک ستارہ دوسرے ستارے سے، ایک گیلیکسی دوسری گیلیکسی سے دور ہوتی چلی جارہی ہے، وہاں ایک عجیب بات یہ ہورہی ہے کہ ہماری پڑوسی گیلیکسی انڈرومیڈا، جو ہم سے

25 لاکھ نوری سال (2.5 million light years away) دور ہے، وہ 110 کلومیٹر فی سکینڈ کی رفتار سے ہمارے قریب آرہی ہے! یہ گیلیکسی جو آسمان میں naked eyes سے دیکھی جا سکتی ہے، اور آنے والے ساڈھے چار ارب سال (4.5 billion years) میں ہماری ملکی وے گیلیکسی سے ٹکرانے والی ہے! ملکی وے میں 3 کھرب ستارے ہیں، اور اینڈرمیڈا گیلیکسی میں 10 کھرب. (300 billion vs 1 trillion)

گیلیکسیز کا آپس میں ٹکراؤ، اور سورہ ابراہیم کی یہ آیت، کے الفاظ آپس میں کافی مطابقت رکھتے ہیں۔ (واللہ اعلم)

يَومَ تُبَدَّلُ الاَرضُ غَيرَ الاَرضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوا لِلّٰهِ الوَاحِدِ القَهَّارِ ٤٨ (ابراہیم، 14:48)
جس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان بھی (بدل دیئے جائیں گے) اور سب لوگ خدائے یگانہ وزبردست کے سامنے نکل کھڑے ہوں گے (جالندھری)

✎ جنت و جہنم کہاں پائے جاتے ہیں، واللہ اعلم، پر اگر وہ ملکی وے گیلیکسی میں ہیں تب بھی یا وہ کسی دوسری گلیلکسی میں پائے جاتے ہیں تب بھی کچھ اس طرح قریب ہوسکتے ہیں۔ والعلم عنداللہ۔

14۔ عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَّاۤ اَحۡضَرَتۡ ﴿۱۴﴾

اس وقت ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کیا لے کر آیا ہے۔
(بلاغ القرآن)

✎ زمین و آسمان کی عظیم خلقت اور قیامت کی ہولناکیوں پر نظر کرنے کے بعد بندہ اگر اپنے عمل پر نظر ڈالے تو جان لے، اسکی

پچاس سالہ زندگی کچھ بھی نہیں۔ ہم میں سے کئی اپنی زندگی کا بڑا حصہ پہلے ہی گزار کر چکے ہیں، اور پیچھے کتنا بچا ہے کچھ پتا نہیں۔ اگر چند سال بھی ہوں، اور آج سے بندہ انشاء اللہ کوشش کرے تب بھی اُن اربوں کھربوں سالوں کے مقابلے میں یہ چند سالہ کاوش کیا معنیٰ رکھتی ہے؟ کچھ بھی نہیں۔ پھر اللہ کے حضور جب بندہ پیش ہوگا، اور وہ منظر کیا ہوگا اللہ ہی جانے، جب دائیں اور بائیں عظیم الشان فرشتے اور اللہ کے انبیاء بیٹھے ہوں، اور سب سے آگے نبی اکرم ﷺ کی ذات ہو، جو مجھے دیکھ رہی ہو، اور آنکھوں ہی آنکھوں سے پوچھ رہی ہو، تو مجھے اللہ کے حضور سرخرو کریگا یا سر نیچا کروائیگا؟ اور میرے ہاتھوں میں ایک بہت بڑی کتاب آجائیگی، جس کو پکڑ کر ہی میں سمجھ جائوں گا اس نے کچھ نہیں چھوڑا .. 😢 🥺

يٰوَيلَتَنَا مَالِ هٰذَا الكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَّلَا كَبِيرَةً (کهف، 18:49)

یہ کیسا اعمال نامہ ہے؟ اس نے تو نہ کسی چھوٹی چیز کو چھوڑا ہے اور نہ کسی بڑی کو

یا رب العٰلمین، یہ گناہگار صرف گناہ لایا ہے، پر تیری ذات غفور و رحیم ہے۔ جس نے اپنے اوپر "رحم" لکھ دیا ہے۔ 🤲 🥺

Retreating Stars

15- فَلَآ أُقۡسِمُ بِٱلۡخُنَّسِ ﴿١٥﴾

پس نہیں ، میں قسم کھاتا ہوں پلٹنے والے ۔

(فی ظلل القرآن)

16- ٱلۡجَوَارِ ٱلۡكُنَّسِ ﴿١٦﴾

چلنے والے اور چھپ جانے والے (ستاروں) کی

(وحیدالدین)

الخنس: کے معنی پیچھے ہٹنے اور سکڑ جانے کے ہیں۔ اسی سے شیطان کو خناس کہا جاتا ہے کیونکہ وہ ذکر الٰہی سے پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

الجَوَارِ : تیزی سے چلنے والی شے۔

الکُنَّسِ: چھپ جانے کے معنوں میں ہے۔ (کوثر)

لفظ "ستارہ" دونوں آیتوں میں mentioned نہیں ہے، پر اکثر مترجمین نے بغیر بریکٹ ڈالا ہے۔ اور آیت 15 میں اشارہ اگر سیاروں/planets کی طرف ہے جو زمین سے دیکھنے پر ایسا لگتا کہ سیدھا چل کر پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ تو پھر یہ قرآن کا ایک اور معجزہ ہے کہ انہیں ستارہ کہہ کر مخاطب نہیں کیا۔ کیونکہ وہ ستارے نہیں سیارے ہیں۔ اگرچہ عام بندے کے نگاہ سے جب وہ آسمان پر نگاہ ڈالتا ہے تو فرق نہیں کرسکتا ستارہ

کونسا ہے اور سیارہ کونسا ہے۔ سورج غروب ہوتے ہیں سب سے پہلے جو "ستارہ نما" چیز آسمان میں دکھتی ہے، اور سب ستاروں سے زیادہ روشن ہوتی ہے وہ ستارہ نہیں ہمارے نظامِ شمسی کا سیارہ مشتری/Jupiter ہے۔ نظام شمسی میں اس وقت 8 سیارے ہیں، جن میں سے 5 کھلی آنکھ سے دیکھے جا سکتے، یعنی عطارد، زھرہ، مریخ، مشتری، زحل، / Mercury, Venus, Mars, Jupiter, Saturn۔

Prograde vs Retrodrade Motion

آسان الفاظ میں: نظام شمسی کے سارے سیارے سورج کے گرد چکر لگا رہے ہیں، کچھ سیاروں کی رفتار کم ہے تو کچھ کی تیز۔ اور سب ایک ہی ڈائریکشن میں چل رہے ہیں، یعنی Pragradeموشن میں جو Anti-clockwise ہے۔ صرف زہرہ Venus الٹی ڈائریکشن میں چلتا ہے یعنی Retrodgrade Motion۔ مریخ کی مثال لیتے ہوئے، زمین کا دائرہ چھوٹا ہے، مریخ کا دائرہ بڑا ہے، جب زمین اگر پیچھے سے آرہی ہو اور مریخ ہم سے آگے ہو، تو زمین سے دیکھنے پر ایسے لگیگا مریخ آگے کو جارہا ہے (جو کہ درست بھی ہے)، پر زمین کی رفتار تیز ہونے سے ہم مریخ کو آگے نکل جائیں گے، اور اس طرح مریخ جو پہلے آگے کی طرف جاتا نظر آرہا تھا، وہ اب پیچھے کی طرف جاتا ہوا نظر آئے گا، اگرچہ وہ پیچھے جا نہیں رہا پر ہماری رفتار تیز اور اُس کی رفتار سلو ہونے کی وجہ سے وہ دکھ رہا کہ وہ پیچھے ہورہا۔ اور مریخ ہم سے پیچھے ہوجائیگے، اگرچہ مریخ اپنے مدار میں

اپنی دھیمی رفتار کے ســـاتھ آگے کو ہی بڑھ رہا ہے، پر زمین inner shell میں ہونے کی وجہ ســـے اپنا چکر پہلے پورا کرلیا۔ یعنی زمین اپنا ایک lap مکمل کر کے دوبارہ گھوم کر آئے گی تو مریخ ہمیں دوبارہ آگے جاتا ہوا نظر آئے گا۔
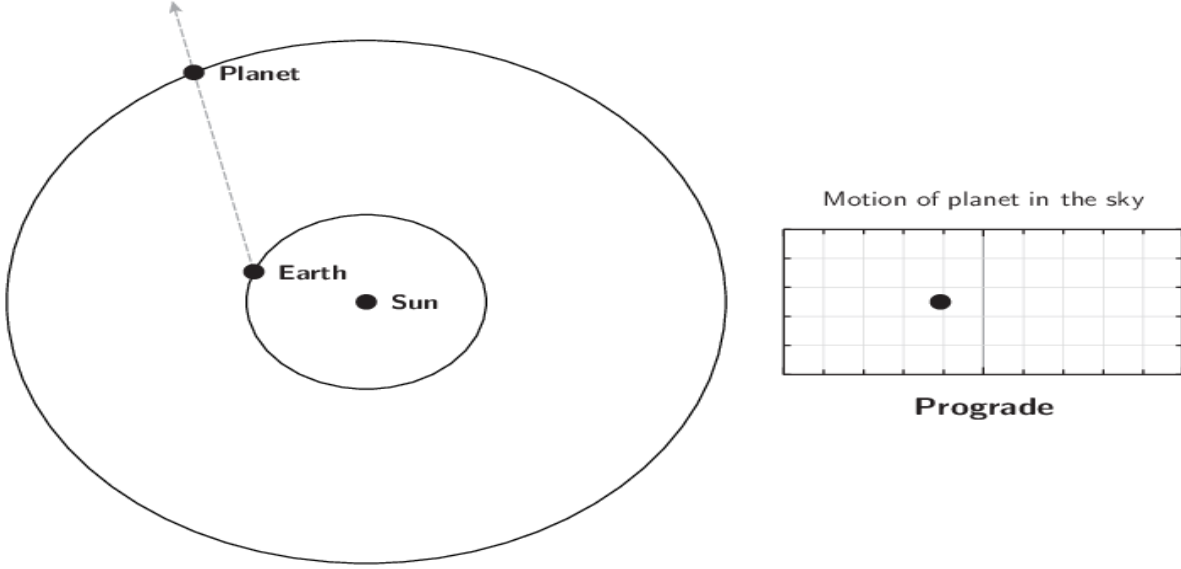
https://www.sciencefocus.com/space/retrograde1/

(یہ gif فائل ہے جو ورڈ میں چلتی ہوئی نظر آئیگی، پر pdf میں ایک جگہ رکی ہوئی نظر آئیگی، ویبسائیٹ کھول کر دیکھ سکتے)

قرآن – رسول کریم

17- وَ الَّيۡلِ اِذَا عَسۡعَسَ ﴿۱۷﴾

اور قسم ہے رات کی جب وہ رخصت ہونے لگے۔

(اظهر)

وَالَّيۡلِ اِذۡ اَدۡبَرَ ۙ ۳۳ (مدثر، 74:33)

18- وَ الصُّبۡحِ اِذَا تَنَفَّسَ ﴿۱۸﴾

اور قسم صبح کی جب وہ سانس لے

(اظهر)

وَالصُّبۡحِ اِذَاۤ اَسۡفَرَ ۳۴ (مدثر، 74:34)

19- اِنَّهٗ لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ كَرِيۡمٍ ﴿۱۹﴾

کہ یقینا یہ (قرآن) معزز رسول کا قول ہے۔

(بلاغ القرآن)

یہاں ”رَسُوْلٍ كَرِيْم“ سے مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں۔ یہ آیت قبل ازیں سورۃ الحاقہ میں بھی بطور آیت 40 آچکی ہے اور وہاں ”رَسُوْلٍ كَرِيْم“ سے مراد محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ سورۃ الحج آیت 75 میں فرمایا گیا ہے : {اَللّٰهُ يَصۡطَفِىۡ مِنَ الۡمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ} ”اللہ ُ چن لیتا ہے اپنے پیغامبر فرشتوں میں سے بھی اور انسانوں میں سے بھی“۔ چناچہ فرشتوں میں سے اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ُ چنا اور انسانوں میں سے حضرت محمد ﷺ کو اور یوں ان دو ہستیوں کے ذریعے سے ”رسالت“ کا سلسلہ تکمیل پذیر ہوا۔ (اسرار احمد)

📖 قرآن کو جبرئیل کا قول قرار دیا چونکہ وہ اللہ کی طرف سے امین وحی ہیں۔ (کوثر)

✏ فرشتہ – جبرئیل کی طرف نسبت شاید اس لیے بھی ہے کہ ابتداءِ وحی میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر الزام لگتے تھے کہ ان کی شیاطین و جنات یہ سب پڑھا رہے ہیں۔ جنات کا اثر ہوگیا ہے مجنون ہوگئے ہیں۔ (عربوں کے ہاں جنات سے رابطہ کرنے اور ایک دوسرے سے مفاد حاصل کرنے کے حوالے کافی جستجو تھی۔ جس کا ذکر سورہ جن میں ہوتا)، اس لیے اس کا جواب اس طرح دیا گیا کہ ان کو اگر یہ "اللہ کا کلام" کوئی پڑھا رہا ہے تو وہ رسولِ کریم – جبرئیلِ امین ہیں۔

20۔ ذِیۡ قُوَّۃٍ عِنۡدَ ذِی الۡعَرۡشِ مَکِیۡنٍ ﴿۲۰﴾

قوت والا، عرش والے کے نزدیک بلند مرتبہ ہے۔

(وحیدالدین)

21۔ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیۡنٍ ﴿۲۱﴾

وہ وہاں قابل اطاعت اور پھر امانت دار ہے۔

(علامہ جوادی)

22۔ وَ مَا صَاحِبُکُمۡ بِمَجۡنُوۡنٍ ﴿۲۲﴾

اور تمہارا صاحب مجنون نہیں ہے۔

(اظهر)

23۔ وَ لَقَدۡ رَاٰہُ بِالۡاُفُقِ الۡمُبِیۡنِ ﴿۲۳﴾

اور بیشک اُس نے ان کو بلند ترین مقام پر دیکھا ہے۔

(اظهر)

✎ اور ایسا بھی نہیں کہ ہر بار وہ غیبی انداز سے ان کو پڑھا جاتے ہوں۔ بلکہ چند ایک بار انہوں نے اس کو اصل شکل میں بھی دیکھا ہے۔ یعنی جو (فرشتہ) انکو قرآن کی وحی پہنچاتا ہے، وہ سب کچھ بھی غیبی انداز سے نہیں ہوتا، بلکہ نبی کریم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرے چکے ہیں۔

﴿اس مناسبت سے فرشتوں پر یقین، اصولِ دین میں لازمی بنتا ہے۔ جس کا ذکر ہم سورہ حجر میں کر آئے۔﴾

📖 زیر مطالعہ آیات سورۃ النجم کی ابتدائی آیات کے ساتھ خصوصی مناسبت اور مشابہت رکھتی ہیں۔ وہاں بھی اس مضمون کا آغاز ستارے کی قسم وَالنَّجْم سے ہوا ہے اور یہاں بھی اس موضوع پر بات شروع کرنے سے پہلے آیات 15 اور 16 میں ستاروں کی قسمیں کھائی گئی ہیں۔ وہاں صَاحِبُکُمْ سے بات شروع ہو کر حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذکر تک آئی ہے' جبکہ یہاں حضرت جبرائیل علیہ السلام کا ذکر پہلے اور صَاحِبُکُمْ کا بیان بعد میں آیا ہے۔ وہاں حضرت جبرائیل علیہ السلام کا ذکر شَدِیْدُ الْقُوٰی کے لقب سے ہوا ہے جبکہ یہاں ان

علیہ السـلام کی شـان میں ذِیْ قُوَّةٍ کے الفاظ آئے ہیں۔ (اسرار احمد)

وہ غیب پر حریص نہیں ہیں!

24۔ وَ مَا ہُوَ عَلَی الۡغَیۡبِ بِضَنِیۡنٍ ﴿۲۴﴾

اور وہ غیب (کی باتیں پہنچانے) میں بخیل نہیں ہے۔

(بلاغ القرآن)

’ضَنِیْن‘ کا ترجمہ حریص بھی کیا گیا ہے اور بخیل بھی۔ دراصل بخل اور حرص دونوں لازم و ملزوم ہیں اور ایک ہی مفہوم کے دو پہلوئوں کو واضـح کرتے ہیں۔ حریص کے معنی میں آیـت کـا مفہوم یہ ہوگا کہ ہمارے نبی ﷺ کی پوری زندگی تم لوگوں کے سامنے ہے۔ کیا انہوں ﷺ نے کاہنوں اور نجومیوں کے ساتھ کبھی دوسـتی رکھی ہے ؟ یا غیب کی خبریں معلوم کرنے کے لیے کیا انہوں ﷺ نے کبھی ریاضـتیں وغیرہ کرنے کی کوشـش کی ہے؟ ظاہر ہے ان ﷺ کی زندگی میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ چناچہ تم لوگ یہ نہیں کہہ سـکتے ہو کہ وہ غیب کی خبروں کے معاملے میں شـروع ہی سے ”حریص“ تھے۔ اسـی طرح وہ ﷺ اس بارے میں بخیل بھی نہیں ہیں اور اس حقیقت کے بھی تم خود گواہ ہو۔ انہیـں ﷺ غیب کی جو خبریں معلوم ہوتی ہیں وہ تم لوگوں کو بتاتے ہیں۔ کیا کاہن اور نجومی بھی غیب کی خبریں اسـی طرح کھلے عام لوگوں کو بتاتے ہیں ؟ کسی کاہن کے پاس تو غیب

کا علم ہوتا ہی نہیں اور جو کسی قیاس آرائی یا ظن وتخمین کی بنا پر وہ کچھ جانتا ہے اس پر وہ اپنا کاروبار چمکاتا ہے۔ گویا ”ہلدی کی گانٹھ“ مل جانے پر وہ پنساری بن کر بیٹھ جاتا ہے اور اپنی ایک ایک بات کے عوض منہ مانگے نذرانے وصول کرتا ہے۔ اس کے برعکس ہمارے رسول ﷺ نے اگر فرشتے کو دیکھا ہے تو انہوں ﷺ نے سرعام تم لوگوں کو بتادیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں غیب کا جو علم دیا جا رہا ہے وہ ﷺ من وعن تم لوگوں کو بتاتے ہیں اور اس معاملے میں بخل سے کام نہیں لیتے۔
(اسرار احمد)

✏ یہاں "غیب" سے مراد، بنیادی طور پر تو وہی ہے جو پہلے مضمون چلا آرہا تھا۔ یعنی اُس وقت کے تناظرے میں مشرک نہ جبرئیل دیکھ رہے تھے نہ فرشتے دیکھ رہے تھے۔ جبکہ نبی مکرمﷺ فرما رہے تھے کہ مجھ پر اللہ کی وحی نازل ہوتی ہے، اور فرشتہ / جبرئیل وہ پیغام پہنچا جاتے ہیں۔ یعنی عام عوام کے لیے تو یہ سب غیب میں ہورہا تھا، ان کی نظروں سے اوجھل تھا۔ پر اس آیت میں اللہ تعالیٰ گواہی دے رہے کہ ان کے ساتھ جو یہ معملات ہوتے جو تمہارے حساب سے غیبی ہیں، وہ تم سے کچھ نہیں چھپاتے۔ (وحی بھی بتاتے تو کس طرح نازل ہوتی وہ بھی بتاتے۔)

25۔ وَ مَا ہُوَ بِقَوۡلِ شَیۡطٰنٍ رَّجِیۡمٍ ﴿۲۵﴾

اور یہ (قرآن) کسی مردود شیطان کا قول نہیں ہے۔

(بلاغ القرآن)

📖 شیاطین جن چونکہ غیب کے نام پر جھوٹی سچی خبریں کاہنوں تک پہنچاتے رہتے تھے اس لیے یہاں اس امکان کی بھی تردید کردی گئی ہے۔ یعنی تم لوگ یہ مت سمجھو کہ جنوں میں سے کسی شیطان نے انہیں ﷺ کوئی پٹی ؔپڑھا دی ہے معاذ اللہ۔ یہی مضمون سورۃ الحاقہ میں زیادہ وضاحت اور زیادہ ُ پرزور انداز میں یوں بیان ہوا ہے : { فَلَاۤ اُقۡسِمُ بِمَا تُبۡصِرُوۡنَ - وَمَا لَا تُبۡصِرُوۡنَ۔ } ”میں قسم کھاتا ہوں ان چیزوں کی جو تم دیکھتے ہو اور ان کی بھی جو تم نہیں دیکھتے ہو“۔ یہاں پر مَا تُبۡصِرُوۡنَ سے شاعری وغیرہ مراد ہے ‘ اس لیے کہ شاعر لوگ اپنی سوچ اور فکر سے شعر کہتے ہیں ‘ جبکہ مَا لَا تُبۡصِرُوۡنَ کے الفاظ میں شیاطین جن کی خبروں کی طرف اشارہ ہے جو وہ کاہنوں تک پہنچاتے تھے۔ { اِنَّہٗ لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ کَرِیۡمٍ - وَّمَا ہُوَ بِقَوۡلِ شَاعِرٍ قَلِیۡلًا مَّا تُؤۡمِنُوۡنَ - وَلَا بِقَوۡلِ کَاہِنٍ قَلِیۡلًا مَّا تَذَکَّرُوۡنَ۔ } ”یہ قول ہے رسول کریم کا۔ اور یہ کسی شاعر کا قول نہیں ہے۔ کم ہی ہے جو تم یقین کرتے ہو۔ اور نہ ہی یہ کسی کاہن کا کلام ہے۔ کم ہی ہے جو تم غور کرتے ہو۔“ (اسرار احمد)

26- فَاَيۡنَ تَذۡهَبُوۡنَ ﴿۲۶﴾

پھر تم کدھر (بھٹک) جا رہے ہو؟

(بلاغ القرآن)

✎ دنیا پر ایک وقت تھا کہ لوگ "اللہ کا پیغام"، "اللہ کا کلام" سننے کو ترستے تھے، اور ایک یہ وقت ہے کہ "اللہ کا قول" ان کے پاس ہے، پر لوگ بھاگے جارہے۔

27- اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۲۷﴾

یہ تو بس عالمین کے لیے نصیحت ہے۔

(اظھر)

وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ لِّلۡعٰلَمِيۡنَ (قلم، 68:5)

📖 قرآن مجید اس مفہوم میں ذکر یعنی یاد دہانی ہے کہ یہ انسان کی فطرت میں پہلے سے موجود حقائق کی یاد تازہ کرتا ہے۔ دراصل انسان فطری طور پر اللہ تعالیٰ کی ذات اور توحید کے تصور سے آشنا ہے ‘ مگر دنیا میں رہتے ہوئے اگر انسان کی فطرت پر غفلت کے پردے پڑجائیں تو وہ اللہ تعالیٰ کو بھول جاتا ہے۔ (اسرار احمد)

✎ لفظ "انسان" نسیان سے ہے، مطلب بھول جانے والا۔

28- لِمَنۡ شَآءَ مِنۡكُمۡ اَنۡ يَّسۡتَقِيۡمَ ﴿۲۸﴾

تم میں سے ہر اُس (شخص) کے لیے جو سیدھی راہ پر چلنا چاہے -

(اظھر)

29۔ وَ مَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۹﴾

اور تم نہیں چاہ سکتے سواءِ اسکے جو اللہ رب العٰلمین چاہے ۔

(اظھر)

وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۔ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ٥٦ (مزمل، 73:56)

جبر و تفویض

یہ مضمون قرآن میں بہت تکرار کے ساتھ آیا ہے' یعنی کسی انسان کو ہدایت تبھی ملے گی جب وہ خود بھی اس کے لیے ارادہ کرے اور پھر اللہ بھی اسے ہدایت دینا چاہے۔ ظاہر ہے ہر کام اللہ ہی کے اذن اور اسی کی توفیق سے ہوتا ہے۔ لیکن ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ انسان کی اپنی خواہش اور طلب کا شامل ہونا بہت ضروری ہے ' کیونکہ اللہ تعالیٰ زبردستی کسی پر ہدایت مسلط نہیں کرتا۔ اگر ایسا ہو تو پھر سزا اور جزا کا سارا فلسفہ ہی غلط ہوجاتا ہے۔ (اسرار احمد)

وَهُوَ الَّذِىْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ٦٢

اور وہی ہے جس نے دن اور رات کو بنا دیا ہے ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا اس کے لیے جو نصیحت حاصل کرنا چاہے یا شکر گزار بننا چاہے—

📖 چناچہ انسان کے پاس دو چیزیں ہیں: ایک قوت، دوسرا ارادہ. قوت اللہ تعالی نے اپنی مشیت کے مطابق انسان کو عنایت فرمائی اور ارادے میں انسان کو اپنی مشیت کے مطابق خودمختار رکھا. اگر اللہ چاہتا تو انسان خود مختار نہ ہوتا، اس پر جبر حاکم ہوتا لیکن اللہ نے ایسا نہیں چاہا. (اور اگر وہ چاہتا تو تم سبکو ہدایت کرتا. (تفسیر کوثر)

وَ لَو شَآءَ لَہَدٰىکُم اَجمَعِینَ﴿۹﴾ (۱۶ نحل: ۹)

اور اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت کرتا .

ایسا نہیں ہوسکتا کہ بندہ ہدایت کے لیے حاضر، آمادہ ہو، اللہ اسے ہدایت نہ دے. ایسا کرنا اللہ کی مشیت نہیں ہے. یہ بھی اللہ کی مشیت نہیں ہے کہ بندہ ہدایت کے لیے آمادہ نہ ہو، اس کے باوجود اللہ اس پر ہدایت جبرا مسلط کردے. جو ہدایت کے لیے آمادہ ہوتا ہے اللہ اسے ہدایت کی توفیق دیتا ہے. (تفسیر کوثر. سورہ مدثر، 56)

📖 اگر دوسری آیت جبر پر دلالت کرتی تو پہلی آیت تفویض پر. حقیقت ان دونوں آیات کا مجموعہ اس دقیق و ظریف مسئلہ امربین الامرین کا بیان کرتا ہے. ایک طرف کہتا ہے ارادہ کی پختگی تمہارے اپنے اختیار میں ہے اور دوسری طرف کہتا ہے جب تک خدا نہ چاہے تم ارادہ نہیں کرسکتے. یعنی اگر تمہیں مختار و آزاد پیدا کیا گیا ہے تو یہ اختیار و آزادی بھی خدا کی جانب سے ہے. (تفسیر نمونہ)

درسِ سورہ

✎ اے انســـان قیامت تو یقینا برپا ہوکر رہے گی، اور وہ بہت بڑا سخت دن ہوگا، جب پہاڑ چلائے جائیں گے، جب آسمان کے پردے ہٹا دیے جائیں گے، جب جہنم بھڑکائی جائے گی، جب جنت قریب کر دی جائے گی۔ بس تیاری کرلو، اور وہ دن زیادہ دور نہیں۔

اور جان لو یہ رسـولِ کریم سـچا ہے، اسـکو آسـمانی رسـولِ کریم (جبرئیل) یہ وحی پہنچا جاتے۔ اور تمہارے نزدیک تو یہ ســـب غیب میں ہوتا پر رســولِ کریم اپنی یقین کی آنکھوں کے ســاتھ اســـے دیکھ چکے۔ یہ کوئی قولِ شـــیطان نہیں، بلکہ ذکر رب العٰلمین للعٰلمین ہے۔

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ
اظھر حسین ابڑو (اللھم اغفر له وارحمه)
12-جون-2023
23 جون 2025